روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۶/۴۱ | جمعرات ۲۴۔ شوال ۱۴۱۱ھ، ۹۔ ہجرت ۱۳۷۰ ہش، ۹۔ مئی ۱۹۹۱ء | نمبر ۱۰۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعا اور عمل میں موافقت کی ضرورت

"اگر ہم ہر نماز میں دعا کرتے ہوئے یہ سوچا کریں کہ دعا ہم (انعام پانے والوں کا رستہ پانے کی) کر رہے ہیں اور کام کون سے کر رہے ہیں؟ دعاؤں کا رستہ اور ہے اور ہمارا چلنے کا رستہ اور ہے؟ تو اسی وقت انسان کے دل پر لرزہ طاری ہو جائے گا۔ عام انسان سے اگر کچھ مانگے اور دل میں کوئی اور بات ہو تو یہ بھی منافقت ہے اور ایک مکروہ بات ہے مگر خدا سے کچھ اور مانگنے اور کچھ اور کرنے کے ارادے ہوں تو یہ ایک بہت ہی بڑا خوف کا مقام ہے۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"تم یاد رکھو کہ اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے اور اس کے دین کی حمایت میں ساعی ہو جاؤ گے۔ تو خدا تمام رکاوٹوں کو دُور کر دے گا۔ اور تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ کسان عمدہ پودوں کی خاطر کھیت میں سے ناکارہ چیزوں کو اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے اور کھیت کو خوشنما درختوں اور بار آور پودوں سے آراستہ کرتا اور ان کی حفاظت کرتا اور ہر ایک ضرر اور نقصان سے اُن کو بچاتا ہے، مگر وہ درخت اور پودے جو پھل نہ لاویں اور گلنے اور خشک ہونے لگ جاویں، اُن کی مالک پروا نہیں کرتا کہ کوئی مویشی آکر اُن کو کھا جاوے یا کوئی لکڑہارا اُن کو کاٹ کر تنور میں پھینک دیوے۔ سو ایسا ہی تم بھی یاد رکھو۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کے حضور میں صادق ٹھہرو گے، تو کسی کی مخالفت تمہیں تکلیف نہ دے گی۔ پر اگر تم اپنی حالتوں کو درست نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے فرمانبرداری کا ایک سچا عہد نہ باندھو، تو پھر اللہ تعالیٰ کو کسی کی پروا نہیں۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۷۵)

نمایاں کامیابی

عزیزم عبدالاعلیٰ نجم الثاقب متعلم بی۔ ایس۔ سی گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ نے امسال یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کا پریذیڈنٹ ٹیلینٹ سکالرشپ حاصل کیا ہے۔

احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں یہ اعزاز مبارک فرمائے اور مزید نمایاں کامیابیوں کا پیش خیمہ ثابت ہو۔

(ناظر تعلیم)

نمایاں کامیابی: خاکسار کی پوتی عزیزہ ندرت نور نے مڈل کے امتحان میں لاہور ڈویژن کی طالبات میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی مبارک کرے اور عزیزہ کو مزید ترقیات سے نوازے۔

(رانا عبدالکریم۔ علامہ اقبال ٹاؤن۔ لاہور)

فری الیکٹرونکس کوچنگ کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ شعبہ صنعت و تجارت کے تحت فری الیکٹرونکس کوچنگ کلاس کا اجراء کیا جا رہا ہے۔ اس کلاس میں کوالیفائیڈ اساتذہ کی زیر نگرانی بنیادی الیکٹرونکس اور سرکٹ سلوشن کی علمی و عملی تربیت دی جائے گی نیز کلاس میں صنعتی نمائش کے لئے بھی تیاری کروائی جائے گی۔

کلاس میں میٹرک تا ایم۔ ایس۔ سی کے طلباء شرکت کر سکتے ہیں۔ الیکٹرونکس میں دلچسپی رکھنے والے خدام جلد دفتر مقامی سے رابطہ کر کے ۱۳ مئی سے قبل اپنی رجسٹریشن کروالیں۔ کلاس جامعہ احمدیہ ربوہ میں ۱۳ مئی سے شروع ہو رہی ہے۔

(ناظم صنعت و تجارت خدام الاحمدیہ ربوہ)

تحریک جدید کے وسعت پذیر اخراجات اور ذمہ داریاں متقاضی ہیں کہ ہر جماعت اپنے سابقہ وعدوں پر اضافہ پیش کرے

آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ ادب اور محبت سے کلام کرنے کی عادت پیدا کرو

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز۔

تربیت کا دوسرا پہلو نرم اور پاک زبان استعمال کرنا اور ایک دوسرے کا ادب کرنا ہے۔ یہ بھی بظاہر چھوٹی سی بات ہے ابتدائی چیز ہے لیکن جہاں تک میں نے جائزہ لیا ہے وہ سارے جھگڑے جو جماعت کے اندر رنجی طور پر پیدا ہوتے ہیں یا ایک دوسرے سے تعلقات میں پیدا ہوتے ہیں۔ ان میں جھوٹ کے بعد سب سے بڑا دخل اس بات کا ہے کہ بعض لوگوں کو نرم خوئی کے ساتھ کلام کرنا نہیں آتا۔ ان کی زبان میں درشتگی پائی جاتی ہے ان کی باتوں اور طرز میں تکلیف دینے کا رجحان پایا جاتا ہے جس سے بسا اوقات وہ باخبر ہی نہیں ہوتے جس طرح کانٹے دکھ دیتے ہیں اور ان کو پتہ نہیں کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔ اسی طرح بعض لوگ روحانی طور پر سوکھ کر کانٹے بن جاتے ہیں اور ان کی روزمرہ کی باتیں چاروں طرف دکھ بکھیر رہی ہوتی ہیں تکلیف دے رہی ہوتی ہیں اور ان کو خبر بھی نہیں ہوتی کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔ ایسے اگر مرد ہوں تو ان کی عورتیں بیچاری ہمیشہ ظلموں کا نشانہ بنی رہتی ہیں اور اگر عورتیں ہوں تو مردوں کی زندگی اجیرن ہو جاتی ہے یہ بات بھی ایسی ہے جس کو بچپن سے ہی پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ گھر میں بچے جب آپس میں ایک دوسرے سے کلام کرتے ہیں، اگر وہ آپس میں ادب اور محبت سے کلام نہ کریں۔ اگر چھوٹی چھوٹی بات پر تو تو میں میں اور جھگڑے شروع ہو جائیں تو آپ یقین جانئے کہ آپ ایک گندی نسل پیچھے چھوڑ کر جانے والے ہیں۔ ایک ایسی نسل پیدا کر رہے ہیں جو آئندہ زمانوں میں قوم کو تکلیفوں اور دکھوں سے بھر دے گی اور آپ اس بات کے ذمہ دار ہیں۔ ان کی آنکھوں کے سامنے ان کے بچوں نے ایک دوسرے سے زیادتیاں کیں سختیاں کیں اور بدتمیزیاں کیں اور آپ نے ان کو ادب سکھانے کی طرف کوئی توجہ نہ کی اور یہی نہیں۔ ایسے بچے پھر ماں باپ سے بھی بدتر ہوتے چلے جاتے ہیں اور جن ماں باپ کے بچوں کی تعزیر کے لئے جلد ہاتھ اٹھتے ہیں، ان کے بچوں کے پھر ان پر ہاتھ اٹھنے لگتے ہیں اس لئے روزمرہ کے حسن سلوک اور ادب کی طرف غیر معمولی توجہ دینے کی ضرورت ہے اور یہ بھی گھروں میں اگر بچپن ہی میں تربیت دے دی جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی آسانی کے ساتھ یہ کام ہو سکتے ہیں لیکن جب یہ اخلاق زندگی کا جزو بن چکے ہوں جب ایسے بچے بڑے ہو جائیں تو پھر آپ دیکھیں گے کہ سکول میں

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی ۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۹؍ ہجرت ۱۳۷۰ ہش ۹؍ مئی ۱۹۹۱ء

علوم حقہ اور خشیت الٰہی

سیدنا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ۔ اللہ تعالیٰ آپ پر ہمیشہ سلامتی نازل فرماتا رہے ۔ فرماتے ہیں :

"قرآن شریف علوم حقہ سے اس لئے واقف کرنا چاہتا ہے اور اس لئے ادھر انسان کو متوجہ کرتا ہے کہ اس سے خشیت الٰہی پیدا ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ کی معرفت میں جوں جوں ترقی ہوتی ہے اسی قدر خدا تعالیٰ کی عظمت اور اس سے محبت پیدا ہوتی ہے اور انسان کو قضاء و قدر کے نیچے رہنے کی اس لئے تعلیم دیتا ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل اور بھروسہ کی صفت پیدا ہو۔ اور وہ راضی برضا رہنے کی حقیقت سے آشنا ہو کر سچی سکینت اور اطمینان جو نجات کا اصل مقصد اور منشاء ہے حاصل کرے"

حضرت اقدس کے ان ارشادات کو ۔ اور ایسے ہی دیگر ارشادات کو ۔ غور سے پڑھا جائے تو یہ ہمارے لئے اس دنیا اور اگلی دنیا میں سکون اور فلاح حاصل کرنے کے نسخے ہیں ۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ان پر عمل کیا جائے ۔ ہم میں سے کون ہے جو نجات کا خواہاں نہیں ہے ۔ حضرت اقدس کے اوپر دئے گئے ارشاد میں نجات ہی کے حصول کا ذکر ہے ۔

خشیت الٰہی پیدا کرنے کے لئے علوم حقہ کی ضرورت ہے ۔ اور یہ علوم حقہ مکمل طور پر اور واضح طور پر قرآن مجید میں موجود ہیں ۔ قرآن کریم پر جتنا غور کیا جائے اتنے ہی معارف کھلتے ہیں ۔ اور مختلف علوم کے بنیادی حصے سامنے آتے ہیں اور مزید غور کے لئے دروازے کھولتے چلے جاتے ہیں اور یہی وہ بات ہے جو خدا تعالیٰ کی خشیت بھی پیدا کرتی ہے اور اس کی عظمت کا احساس بھی دلاتی ہے ۔ اور اس احساس کی موجودگی سے اس سے محبت پیدا کرتی ہے ۔ اور خدا تعالیٰ سے محبت پیدا ہو جانا ہی فلاح اور نجات کی کنجی ہے ۔

قضاء و قدر کے نیچے رہنے سے بھی خدا تعالیٰ سے محبت پیدا ہوتی ہے اور اس سے اس کی ذات پر توکل بھی بڑھتا ہے اور یہی وہ چیز ہے جو انسان کو سکینت عطا کرتی ہے اور اطمینان بخشتی ہے ۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت اقدس کے ارشادات پر غور کرنے اور عمل کرنے کی توفیق دے ۔

بنگلہ دیشی بھائیوں کے واسطے
آپ جو کچھ کر سکیں ، وہ کیجئے
کیجئے ان کے لئے ہر دم دعا
اور امدادی رقم بھی دیجئے

ـــــــ ابوالاقبال

دیس میں پردیس کی باتوں سے بہلاتا ہے دل
شائد اپنوں کے لگائے زخم سہلاتا ہے دل

ڈھونڈتا رہتا ہے سارا دن سفر کے راستے
شام ہوتے ہی خدا جانے کہاں جاتا ہے دل

وہ نظر سے ہوں اگر اوجھل تو کرتا ہے تلاش
اور قسمت سے جو مل جائیں تو شرماتا ہے دل

ذہن جس کی بزم میں جانے سے کرتا ہے گریز
اسکی محفل میں بڑی جرأت سے در آتا ہے دل

حادثوں سے بھی کبھی لیتا نہیں کوئی اثر
اور کبھی بیٹھے بٹھائے یونہی بھر آتا ہے دل

چاند تاروں سے کبھی کرتا ہے شب بھر گفتگو
اور کبھی شب کے تصوّر سے ہی گھبراتا ہے دل

ان کے آنے کے تصوّر میں گزر جاتا ہے دن
رات کو خوابوں میں جا کر ان سے مل آتا ہے دل

شبنمی لمسِ سحر دیتا ہے مجھ کو حوصلہ
ڈوبنے لگتا ہے دن تو ڈوب سا جاتا ہے دل

نامہ و پیغام سے بھی تو بہل جاتے ہیں لوگ
نامہ و پیغام پا کر اور تڑپاتا ہے دل

مَیں نسیمؔ اک بار ان سے مل تو آیا ہوں مگر
"بار بار ان سے ملو" یہ بات سمجھاتا ہے دل

نسیمؔ سیفی

انسان اگر دِل صاف کرے

"انسان جو عبادت کیلئے پیدا کیا گیا ہے اگر دل صاف کرے اور اسمیں کسی قسم کی کجی اور ناہمواری کنکر پتھر نہ رہنے دے تو اس میں خدا نظر آئے گا"

(ملفوظات جلد دوم صـ۶۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاد سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی رہے)

علمی مسائل

قوم لوط کے ذکر کے بعد اب اللہ تعالیٰ اصحاب الایکہ کا ذکر فرماتا ہے اور بتاتا ہے کہ اصحاب الایکہ نے بھی رسولوں کا انکار کیا تھا۔ ایکہ کے معنے ایسے درخت کے ہوتے ہیں جس کی ٹہنیاں بہت پھیلی ہوئی ہوں یا اس جنگل کے ہوتے ہیں جس میں کثرت سے بیریاں یا پیلو کے درخت اُگے ہوئے ہوں اور ایکۃ اس کی جمع ہے اور اسی طرح عربی زبان کا ایک محاورہ ہے کہ فُلَانٌ فَرْعٌ مِنْ اَلْاَیْکَۃِ الْمَجْدِ کہ فلاں شخص ایکۃ المجد کی ایک شاخ ہے یعنی اَیْکٌ اعلیٰ خاندان کے لوگوں کو بھی کہتے ہیں پس اصحاب الایکہ کے ایک معنی یہ بھی ہوسکتے ہیں کہ اس میں کسی ایسے علاقے کا ذکر ہے جس جگہ کے لوگ اپنے آپ کو بڑا خاندانی سمجھتے ہوں۔ اور چونکہ اگلی آیت .... میں حضرت شعیبؑ کا ذکر ہے اور حضرت شعیبؑ مدین کے رہنے والے تھے جو عربوں کا ایک شہر ہے اور عرب اپنے آپ کو عبرانیوں سے زیادہ اچھی نسل کا سمجھتے تھے۔ اس لئے اس آیت کے یہ معنی بھی ہوسکتے ہیں کہ شعیبؑ کی قوم نے جو اپنے آپ کو بڑے خاندان میں سے سمجھتی تھی اپنے رسولوں کا انکار کیا۔ اسی طرح اس کے یہ معنی بھی ہوسکتے ہیں کہ شعیبؑ کی قوم نے جو ایک گھنے جنگل کی مالک تھی اپنے رسولوں کا انکار کیا۔ دوسری جگہ قرآن کریم نے حضرت شعیبؑ کو مدین کا رسول قرار دیا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے ....

(ہود رکوع ۸) ہم نے مدین کی طرف اُن کے بھائی شعیبؑ کو رسول بنا کر بھیجا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مدین کے باشندے ہی اصحاب الایکہ کہلاتے تھے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا واقعہ میں مدین کے پاس کوئی ایسا جنگل تھا جس میں بیری اور پیلو کے درخت بکثرت پائے جاتے ہوں۔ سو اس بارہ میں ایک یونانی جغرافیہ نویس کے حوالہ سے مسٹر برٹن نے اپنی کتاب "گولڈ مائنز آف مدین" میں لکھا ہے کہ خلیج عقبہ کے پیچھے نباتات اور اشجار کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ جو انسانی قد و قامت کے برابر ہوتے ہیں اور جن کی وجہ سے ہرنوں کے گلے جنگلی اونٹ اور بارہ سنگھے وہاں کثرت سے رہتے ہیں۔ اسی طرح مویشی اور بھیڑوں کے گلے بھی (ارض القرآن) اس تاریخی شہادت سے ظاہر ہے کہ مدین کے پاس جو خلیج عقبہ کے سر پر واقع تھا۔ ایک بڑا جنگل تھا۔ جس میں قد آدم درخت تھے۔ اور پیلو اور جنگلی بیر قد آدم ہی ہوتے ہیں۔ وہاں جنگلی اونٹ رہتے تھے۔ یہ بھی پیلو اور بیر کے درختوں کی موجودگی کا ثبوت ہے۔ کیونکہ اونٹ اسی قسم کے درختوں پر گذارہ کرتے ہیں۔ مویشیوں اور بھیڑوں کے گلوں کا ذکر ہی اس بات کا ثبوت ہے کہ مدین کی قوم اسی جنگل میں اپنے جانور چرایا کرتی تھی۔ یہ قوم حضرت ابراہیمؑ کے بیٹے مدین کی اولاد تھی جو ان کی بیوی قتورہ کے پیٹ سے پیدا ہوئے تھے۔ (پیدائش باب ۲۵ آیت ۱ تا ۴) اور انہی کے نام پر مدین کہلائے اور پھر اسی نام پر انہوں نے ایک شہر بھی بسایا۔

قرآن کریم نے مدین قوم اور مدین شہر دونوں کا ذکر کیا ہے۔ چنانچہ قوم کے معنوں میں تو فرماتا ہے (ہود رکوع ۸) یعنی مدین قوم کی طرف ہم نے انہی کے بھائی شعیبؑ کو مبعوث کیا اور شہر کے معنوں میں سورہ توبہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (توبہ رکوع ۹) یعنی کیا ان کو مدین شہر کے رہنے والوں اور ان بستیوں کی تباہی کی خبر نہیں پہنچی جو عذاب سے الٹا دی گئی تھیں۔ یعنی قوم لوطؑ کی بستیاں۔ حضرت شعیبؑ نے بھی اس قوم سے یہی کہا کہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور میری اطاعت کرو۔ میں تمہاری طرف خدا تعالیٰ کے ایک رسول کی حیثیت سے آیا ہوں اور اپنے کام کے بدلے میں تم سے کچھ مانگتا نہیں۔ میرا بدلہ رب العالمین خدا مجھے دے گا۔

اس آیت میں اور پہلی کئی آیتوں میں گذر چکا ہے کہ جب ہر پہلے رسول نے کہا کہ میری اطاعت کرو۔ تو ساتھ ہی اس نے یہ بھی کہا کہ میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔ جس سے الٰہی حکومت اور دنیوی حکومت میں فرق معلوم ہوتا ہے۔ لوگ اطاعت کروا کے اجر لیا کرتے ہیں۔ مگر ان آیات میں یہ مذکور ہے کہ میری اطاعت کرو۔ میں اس اطاعت کی وجہ سے تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔ پس معلوم ہوا کہ آسمان کی طرف سے جس اطاعت کا حکم آتا ہے وہ جبری اطاعت نہیں ہوتی۔ بلکہ اطاعت کروانے والا درحقیقت بندوں کا خادم ہوتا ہے۔ مگر چونکہ خادم ہمیشہ اجرت لیا کرتے ہیں۔ اس لئے ہر رسول کے منہ سے یہ کہلوایا گیا کہ میری اطاعت ایسے رنگ میں ہوگی کہ میں تمہاری خدمت تو کروں گا لیکن تم سے کوئی اجر نہیں لوں گا۔ گو بظاہر تم میرے مطیع نظر آؤ گے لیکن حقیقتاً میں تمہارا خادم ہوں گا۔ گو تمہاری اطاعت بھی نرالی ہوگی۔ اور میری خدمت بھی نرالی ہوگی۔ تم بظاہر اطاعت کرتے ہوئے مجھ سے خدمت کرواؤ گے۔ اور میں انتہاء درجہ کی خدمت کرتے ہوئے بھی تم سے کوئی اجرت نہیں لوں گا۔ مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اس سے بھی بلند مقام عطا فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا (الشوریٰ رکوع ۳) یعنی اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تو لوگوں سے کہہ دے کہ میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔ سوائے اس محبت اور پیار کے جو اپنے قریب ترین رشتہ داروں سے کی جاتی ہے۔ مسلمانوں میں سے بعض لوگ غلطی سے اس آیت کے یہ معنے کرتے ہیں کہ تم پر جو میرے احسانات ہیں ان کے بدلہ میں میں ذاتی طور پر تم سے کسی چیز کا خواہش مند نہیں۔ ہاں میں تم سے صرف اتنی خواہش کرتا ہوں کہ میرے رشتہ داروں سے حسن سلوک کرنا۔ مگر یہ معنے درست نہیں۔ کیونکہ اس صورت میں آیت کا یہ مطلب ہوگا کہ میں تم سے کوئی اور اجر نہیں مانگتا۔ ہاں یہ اجر ضرور مانگتا ہوں کہ میرے رشتہ داروں کا خیال رکھنا حالانکہ قرآن کریم کی دوسری آیات میں وضاحتاً کہا گیا ہے کہ میں تم سے کوئی ایسا اجر نہیں مانگتا جس کا دنیا کے ساتھ کوئی تعلق ہو۔ صرف یہ چاہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ پر ایمان لاؤ بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تو اللہ تعالیٰ (سورہ سبا رکوع ۶) میں یہاں تک فرماتا ہے۔ یعنی اگر تمہارے خیال میں میں نے کوئی اجر مانگا ہے تو وہ ہرگز نہ دینا۔ اسے اپنے ہی گھر رکھو۔ اور ظاہر ہے کہ یہ کہنا کہ مجھ پر ایمان لاؤ اور میرے احکام کی اطاعت کرو۔ یہ کوئی ایسی بات نہیں جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ذاتی فائدہ ہو۔ ایمان اور اطاعت تو بہرحال لوگوں کے اپنے فائدے کی چیز ہے۔ پس اس جگہ جو اجر کا لفظ آیا ہے اور جس کے طلب کرنے کی نفی کی گئی ہے۔ اس سے مراد ایسا ہی اجر ہو سکتا ہے۔ جس کا جسمانی طور پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یا آپ کے خاندان کو فائدہ پہنچ سکتا ہو۔ اور جہاں تک ایسے اجر کا تعلق ہے جس کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جسمانی طور پر فائدہ پہنچ سکتا اس کی نفی دوسری آیت میں جو اسی مفہوم میں آئی ہے موجود ہے۔

پس جب ہم دیکھتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری جگہ بغیر کسی استثنیٰ کے کہہ دیا ہے کہ میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا اور ساتھ ہی دوسرے انبیاء نے بھی یہی کہا ہے کہ ہم کوئی اجر نہیں مانگتے۔ تو اب اس آیت کے کوئی ایسے معنے کئے جائیں جن کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان سے تعلق ہو تو یہ اوّل تو دوسری آیت کے خلاف ہوگا۔ دوسرے اس سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انبیاءِ سابقین پر فضیلت ثابت ہونے کی بجائے نقص ثابت ہوگا۔ کیونکہ یہی آیت اللہ تعالیٰ پہلے انبیاء کے منہ سے بھی نکلواتا ہے۔ مگر وہاں یہ بتاتا ہے کہ انہوں نے بغیر کسی اجر کی امید کے خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے بنی نوع انسان کی خدمت کی۔ ان سے کسی معاوضہ کا تقاضا نہیں کیا۔ نہ اپنے لئے نہ اپنے رشتہ داروں کے لئے مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ بتایا جاتا ہے کہ آپ نے (اللہ تعالیٰ کی پناہ) گو یہ تو کہا کہ میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا مگر پہلے انبیاء کے طریق کے خلاف اتنا ضرور کہا کہ میرے رشتہ داروں کا خیال رکھنا اور ان سے محبت کیا کرنا۔ پس یہ بات ایسی ہی ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تنقیص کرنے والی اور آپ کے درجے کو گھٹانے والی ہے۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ اِلَّا استثنیٰ ہے اور استثنیٰ جو نفی کے بعد آئے اس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ پہلے جملہ میں جس چیز کی نفی کی گئی ہے اس کے حکم سے بعد میں آنے والی شئے باہر ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص کہے کہ میرے پاس پانچ پانچ روپے کے نوٹوں کے سوا اور کوئی نوٹ نہیں تو اس کے یہ معنے ہوں گے کہ اس نے جو نوٹوں کی نفی کی تھی اس میں سے پانچ پانچ روپے کے نوٹوں پر وہ نفی اثر انداز نہیں۔ ان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معنوں کی رو سے اگر (۱ ....) کے معنے رشتہ داروں کی محبت کے کئے جائیں تو مطلب یہ ہوگا کہ میں تم سے کوئی اجر نہیں چاہتا مگر رشتہ داروں سے حسن سلوک کرنے کا اجر چاہتا ہوں۔ اور اس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درجہ کی سخت تنقیص ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر مودۃ کے معنے جسمانی رنگ میں نیک سلوک کے کئے جائیں تو اس کے یہ معنے ہوں گے کہ اے لوگو! میں تم سے جسمانی طور پر نیک سلوک کی امید نہیں رکھتا مگر میرے رشتہ داروں سے جسمانی طور پر نیک سلوک کرتے رہنا۔ اور (۲) اگر مودہ کے معنی روحانی تعلق کے کئے جائیں تو اس کے یہ معنے ہوں گے کہ اے لوگو! میں تم سے یہ نہیں چاہتا کہ مجھ سے روحانی تعلق رکھو صرف یہ چاہتا ہوں کہ میرے رشتہ داروں سے روحانی تعلق رکھنا۔ ظاہر ہے کہ یہ دونوں معنے غلط ہیں۔ جسمانی سلوک کے معنے کرکے یہ مراد لینا کہ میرے رشتہ داروں سے جسمانی طور پر نیک سلوک کرنا تو اس لئے غلط ہے کہ اس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سوال کی نسبت ہوتی ہے اور دوسرے انبیاء سے بھی آپ کا درجہ گر جاتا ہے۔ اور روحانی تعلق کے معنے کرنے سے تو یہ معنے بالکل کفر کے ہو جاتے ہیں کیونکہ اس کا مطلب یہ ہو جاتا ہے کہ مجھ سے روحانی تعلق نہ رکھو حالانکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روحانی تعلق پیدا کرکے ہی ایمان حاصل ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ایک دوسرے مقام پر فرماتا ہے کہ جب تک یہ لوگ اپنی بیویوں اور اپنے بچوں اور اپنے بھائیوں اور اپنے عزیزوں سے زیادہ تجھ سے پیار نہیں کرتے اس وقت تک یہ مومن نہیں کہلا سکتے۔ پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو فرماتے ہیں کہ مجھ سے مودت کرنی ضروری ہے اور ایسی ضروری ہے کہ تمہیں میری خاطر اپنے ماں باپ کو چھوڑنا پڑے اپنی بیویوں کو چھوڑنا پڑے۔ اپنے بچوں کو چھوڑنا پڑے تو ان سب کو چھوڑ دو۔ پس اس محبت کا نہ صرف وجود ثابت ہے بلکہ قرآن کریم کی دوسری آیات سے اسی قسم کی مودۃ کا حکم ثابت ہے اور بتایا گیا ہے کہ اگر تم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قسم کی محبت نہیں رکھو گے جو دوسری تمام محبتوں پر غالب ہو تو اس وقت تک تم ایماندار نہیں کہلا سکتے۔ پس یہ دونوں معنے باطل ہیں۔

انٹرویو ـــــ یوسف سہیل شوقی

مکرم ڈاکٹر ایس اے قاضی صاحب
اور
مکرمہ ڈاکٹر زیتون قاضی صاحبہ

گذشتہ روز اسلام آباد سے ایک ماہر چائلڈ سپیشلسٹ اور اُن کی بیگم صاحبہ جو خود بھی چائلڈ سپیشلسٹ ہیں ربوہ تشریف لائے۔ اہل ربوہ کو الفضل کے ذریعے پہلے سے آگاہ کر دیا گیا تھا۔ چنانچہ اہل ربوہ نے بڑی تعداد میں اپنے بچوں کو ڈاکٹر صاحب و ڈاکٹر صاحبہ کو لا کر دکھایا۔ ۲ اور ۳ مئی کو دونوں میاں بیوی ڈاکٹر صاحبان نے ۲۰۰۰ مریضوں کو دیکھا۔ اللہ تعالیٰ ان کو احسن جزا دے۔

مکرم ڈاکٹر ایس اے قاضی صاحب ایم بی بی ایس، ڈی سی ایچ، ایم ایس سی (یو کے) بچوں کے امراض کے ماہر اور ماہر غذائیات ہیں۔ وہ چلڈرن کلینک اسلام آباد میں ایسوسی ایٹ فزیشن ہیں ان کی بیگم صاحبہ ڈاکٹر مسز زیتون قاضی ایم بی بی ایس۔ ڈی سی ایچ۔ ایم سی پی ایس۔ ایم آر سی پی ایف۔ ایم ایس سی (یو کے) نے میڈیکل ڈیموگرافی میں ایم ایس سی کیا ہے۔ وہ خواتین اور بچوں کے امراض کی ماہر ہیں۔

اس موقع پر ہم نے دونوں میاں بیوی سے ملاقات کی۔ مکرم ڈاکٹر ایس اے قاضی صاحب سے پوچھا کہ ربوہ کے بچوں کی خاص کیا کیا بیماریاں آپ نے نوٹ کی ہیں۔ مکرم ڈاکٹر قاضی صاحب نے بتایا کہ غذائیت کے اعتبار سے بچوں میں کمزوری ہے۔ ہمارے ملک میں عمومی طور پر ۵ سال سے کم عمر کے بچوں میں سے ۶۰ سے ۷۰ فیصد بچے وزن کی کمی کا شکار ہیں۔ ربوہ میں بھی یہی کیفیت ہے۔

مکرم ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ پیٹ کی بیماریاں اور دستوں کی بیماریاں یہاں بھی دیگر ملک کی طرح عام ہیں اس کے علاوہ پیٹ میں کیڑے اور خون کی کمی کی بیماریاں موجود ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ صفائی کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ پیٹ کی اکثر بیماریاں ناصاف فیڈر اور چوسنی کا نتیجہ ہیں۔ ایسی مائیں جو بچوں کو اپنا دودھ نہیں پلا سکتیں ان کو چاہیئے کہ ہرگز فیڈر استعمال نہ کریں۔ بلکہ کپ اور چمچ کے ذریعے دودھ پلائیں۔ اسی طرح چوسنی کی عادت بچوں کو نہ ڈالی جائے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ فیڈر اور چوسنی بہت صفائی چاہتی ہے۔ عام مائیں صفائی کا وہ معیار قائم نہیں رکھ سکتیں۔ جس کی وجہ سے بچے دستوں کی بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ماں کا دودھ پینے والا ایک بھی بچہ دستوں کی بیماری کا شکار نہیں ہوتا۔

ہم نے سوال کیا کہ کتنی عمر سے بچے کو چمچ اور کپ سے دودھ پلایا جا سکتا ہے۔ ڈاکٹر قاضی صاحب نے کہا کہ پیدائش کے فوراً بعد ہی سے اگر ماں کا دودھ میسر نہ ہو۔ یا کم ہو تو بچے کو تھوڑی سی کوشش سے چمچ اور کپ سے دودھ پلایا جا سکتا ہے۔ یہ خیال غلط ہے کہ نومولود بچہ یا چند ماہ کا بچہ اس طرح دودھ نہیں پی سکتا۔ یہ صرف تھوڑی سی محنت اور کوشش چاہتا ہے۔ بچہ آرام سے چمچ یا کپ سے دودھ پی لیتا ہے۔

مکرم قاضی صاحب نے بتایا کہ انہیں فضل عمر ہسپتال کے ڈاکٹر لطیف قریشی صاحب نے بتایا کہ میڈیکل وارڈ میں کل مریضوں کی بیس فیصد تعداد بچوں پر مشتمل ہوتی ہے ان میں سے نصف وہ ہوتے ہیں جو دستوں کی بیماری کا شکار ہوتے ہیں۔ اس بیماری کی وجہ صفائی کا مناسب انتظام نہ کرنا ہے۔

مکرم ڈاکٹر قاضی صاحب نے بتایا کہ ربوہ میں مکھیوں اور مچھروں کی بہتات بہت سی بیماریوں کا سبب ہے۔ اور مکھیوں مچھروں کی وجہ شہر میں گندے پانی کے نکاس کا انتظام نہ ہونا ہے۔ جگہ جگہ گندا پانی کھڑا رہتا ہے جو مکھیوں اور مچھروں کی افزائش گاہ بن جاتا ہے۔ ربوہ میں اس نظام کو فوری طور پر رائج کئے بغیر بیماریوں سے چھٹکارا ممکن نہیں ہے۔

بچوں میں وزن کی کمی کی کیا وجوہات ہیں؟ اس سوال کے جواب میں مکرم ڈاکٹر قاضی صاحب نے بتایا کہ اس کا سبب یہ ہے کہ بچوں کو ٹھوس غذا دینے کی طرف پوری توجہ اور محنت نہیں کی جاتی۔ چند ماہ کے بعد بچہ صرف دودھ سے اپنی جسمانی ضرورت پوری نہیں کر سکتا۔ وقتی طور پر بچے کا پیٹ تو بھر جاتا ہے لیکن اس کی صحت کمزور ہو جاتی ہے اور وزن کم ہو جاتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ بچوں کو دلیہ کھیر، کھچڑی، سوجی کی کھیر وغیرہ نرم غذائیں باقاعدگی سے دی جائیں۔ جبکہ مائیں اکثر اوقات دودھ کو پتلا کر کے پلاتی رہتی ہیں جس سے بچے کا وزن کم ہو جاتا ہے اور بیماریوں کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت کم ہو جاتی ہے۔

ڈاکٹر قاضی صاحب نے کہا کہ ربوہ پڑھے لکھے لوگوں کا شہر ہے۔ ماؤں کو اور دیگر لوگوں کو ہیلتھ ایجوکیشن پر لیکچر دینے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ باقاعدہ منصوبہ بنا کر عورتوں کو صفائی ستھرائی کی اہمیت بتائی جائے۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر کا کام تو صرف دوائی دے دینا ہے۔ لیکن ہر بیماری کا علاج دوا نہیں ہونا چاہیئے۔ اصل بات یہ ہے کہ بیماری کو پیدا ہونے سے روکا جائے۔ اس کے لئے بنیادی چیز صفائی کا اختیار کرنا ہے۔

بچوں کی ایک اور اہم بیماری خون کی کمی ہے۔ اس کا تعلق غذا کی کمی سے بھی ہے۔ اس کے علاوہ پیٹ کے کیڑے بھی اس کا سبب ہیں۔ جو بچے مٹی کھاتے ہیں یا جن کے ناخن بڑھے ہوتے ہیں ان کی خوراک آلودہ ہوتی رہتی ہے جو پیٹ کے کیڑوں کا سبب بنتی ہے۔ بعض بچوں کو ناخن چبانے کی عادت ہوتی ہے اس عادت کو بھی دور کرنا چاہیئے۔

مکرم ڈاکٹر قاضی صاحب نے بتایا کہ اب گرمیاں آرہی ہیں۔ مکھیوں کی بہتات کی وجہ سے اور گندی خوراک کی وجہ سے ٹائیفائڈ کی بیماری بھی لاحق ہو جاتی ہے۔ اس سے بچنے کا ذریعہ بھی مکھیوں سے بچنا ہے۔

ربوہ کے بچوں کو دیکھنے کے لئے محترم قاضی صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ محترمہ نے بتایا کہ وہ ہر دوسرے ماہ کی آخری جمعرات کو ربوہ آکر بچوں کو دیکھا کریں گے۔

اللہ تعالیٰ دونوں ڈاکٹر صاحبان کو

باقی ص ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلا تبصرہ

حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے بارے میں ایک وضاحت

مکرم شیخ ناصر احمد صاحب خالد ابن مکرم شیخ محبوب عالم خالد صاحب کا ایک خط جو فرنٹیئر پوسٹ میں شائع ہوا ہے قارئین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

پاکستان کے وزیر خارجہ کا کردار

فرنٹیئر پوسٹ کے ۶ را پریل ۱۹۹۱ء کے شمارے میں مجھے مسٹر مشاہد حسین کا ایک آرٹیکل پڑھنے کا اتفاق ہوا جس میں پاکستان کے وزیر خارجہ کے کردار کا ذکر کیا گیا ہے۔ پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان کے "سیٹو" کے معاہدہ پر دستخط کرنے کے بارے میں انہوں نے لکھا ہے۔

"ستمبر ۱۹۵۴ء میں وزیر خارجہ سر محمد ظفر اللہ خان منیلا گئے جہاں پر انہوں نے سیٹو کی تشکیل کے سلسلے میں ہونے والی کانفرنس میں بطور مبصر شرکت کی۔ کابینہ کی طرف سے ان کو کوئی اختیار نہیں دیا گیا تھا کہ وہ امریکی سرپرستی میں ہونے والے سمجھوتے پر دستخط کر دیں۔ لیکن بظاہر اپنی ذاتی خواہش کے زیر اثر انہوں نے پاکستان کو عالمی سرد جنگ کا ایک حصہ دار بنا دیا اور یہ بہت بعد کی بات ہے کہ فروری ۱۹۵۵ء میں پاکستان کی کابینہ نے اپنے وزیر خارجہ کے فیصلے کو منظور کر لیا۔"

مجھے خوف ہے کہ یہ بات پوری طرح صحیح نہیں ہے۔ ریکارڈ کی درستی کی خاطر میں فاضل مضمون نگار اور آپ کے قارئین کی توجہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی خود نوشت سوانح حیات "تحدیث نعمت" کے صفحہ نمبر ۶۰۵ کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں۔ اس میں چوہدری صاحب موصوف نے لکھا ہے کہ مسٹر آغا ہلالی اور مسٹر رشید ابراہیم نے ورکنگ گروپ میں پاکستان کی طرف سے شرکت کی لیکن چونکہ سیٹو کے معاہدے کی شرائط پوری طرح ان کے لئے قابل قبول نہیں تھیں اس لئے ان کو معاہدے پر دستخط کرنے پر تامل ہوا۔ چنانچہ انہوں نے یہ معاملہ اس وقت کی حکومت پاکستان پر چھوڑ دیا کہ وہ خود یہ فیصلہ کریں کہ اس معاہدے میں شمولیت کرنی ہے یا نہیں۔

چونکہ پاکستان نے اس کانفرنس میں پوری طرح شرکت کی تھی اور چوہدری صاحب کے پاس اتنا وقت نہیں تھا کہ وہ اپنی حکومت کی تفصیلی ہدایات حاصل کر سکتے۔ چنانچہ انہوں نے اتنی ذمہ داری قبول کی کہ وہ اس معاہدے کا ڈرافٹ اپنی حکومت کو بھجوا دیں گے اور یہ حکومت کا کام ہوگا کہ وہ اسے قبول کرے یا رد کر دے۔

اس انتہائی اہم نکتے کو ریکارڈ پر لانے کے لئے انہوں نے درج ذیل نوٹ ساتھ درج کیا:-

"حکومت پاکستان کو بھجوانے کے لئے دستخط کئے جاتے ہیں۔ تاکہ وہ پاکستان کے آئین کی روشنی میں اس معاہدے کے بارے میں کوئی فیصلہ کرے۔"

اس کے بعد انہوں نے اس وقت کے وزیر اعظم کو ایک تفصیلی رپورٹ بھجوائی اور بڑی زور دار بحث اور طویل اجلاس کے بعد آخر کار کابینہ نے "معاہدہ سیٹو" میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا۔

شیخ ناصر احمد خالد۔ لاہور

(فرنٹیئر پوسٹ ۱۶ را پریل ۱۹۹۱ء)

'Role of Pakistan's Foreign Ministers'

I have gone through the contents of an article by Mr Mushahid Hussain (FP April 6, '91) regarding the role of the Foreign Ministers of Pakistan. I reproduce his assertions regarding signing of SEATO Pact by Pakistan's first Foreign Minister Chaudry Sir Mahammad Zafrullah Khan: "In September 1954, Foreign Minister Sir Zafrullah Khan went to Manila to attend the formative meeting of SEATO as an observer. He had no authorisation from the Cabinet to sign on the dotted lines of this US-sponsored pact. But apparently on his own initiative he made Pakistan a partisan of the Cold War and it was much later in February 1955 that Pakistan's Cabinet ratified its Foreign Minister's decision."

I am afraid this is not the whole truth. To put the record straight I would like to draw the attention of the writer and your readers to page No. 605 of his autobiagraphy *"Tehdees-e-Nemat"* in which he states that Agha Hilali and Mr Rashid Ibrahim took part in the working group from Pakistan. Since the terms of SEATO Pact were not fully acceptable to him, he declined to sign the same. So, he left it to the then government of Pakistan to decide whether to join the pact or not.

Since Pakistan fully participated in the above conference and there was not sufficient time for him to seek the government's instructions in this respect, he took the responsibility to send the draft of the pact to his government for the decision to join or reject the same.

To emphasise this very important point he gave the following note:

"Signed for the purpose of transmission to the government of Pakistan to take its decision in accordance with the constitution of Pakistan."

Then he sent a detailed report to the then Prime Minister of Pakistan and after a heated and long session the Cabinet decided to join the SEATO Pact.

SHIEKH NASIR AHMAD KHALID,
Lahore.

یاد رفتگان ——— ملک عبدالوحید سلیم

ملک افتخار احمد صاحب اعجاز کلانوری

ہر ایک موڑ پہ ساتھی بچھڑتے جاتے ہیں
کچھ اور دیر یہ عالم رہا تو کیا ہوگا

ہمارے پیارے اور قابل صد احترام بزرگ ملک افتخار احمد کلانوری ۱۱-۱۱-۱۱ کو اس دنیا میں آئے اور ۹۱-۴-۱ کو واپس اپنے مولا کے حضور چلے گئے۔

اس طرح وہ اس دنیا میں تقریباً ۸۰ سال قیام کر کے واپس بلانے والے کے حضور حاضر ہو گئے۔ حضرت امام جماعت الثالث اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر رحمتیں نازل فرماتا رہے۔ کے کلاس فیلو بلکہ سیٹ فیلو تھے۔ عام طور پر دونوں کے مذاق کی باتیں جو بہت دلچسپ ہوتی تھیں۔ سنایا کرتے تھے۔ اس وقت آپ حضور کو حضور ہی کہہ کر پکارا کرتے تھے اور حضور آپ کو افتخار سے ہی مخاطب کرتے تھے۔ ان کے والد صاحب ایک پولیس آفیسر تھے اور خود ۴۴ سال اور بیٹل ویلوٹ ملز وغیرہ ٹیکسٹائل مل کے مینیجر رہے۔ بعض اور کاروبار بھی کئے۔ ملکی تقسیم کے وقت کلانور (انڈیا) سے نقل مکانی کر کے جلکے چیمہ ضلع سیالکوٹ سکونت اختیار کر لی۔ پھر لاہور منتقل ہو گئے۔ اور اپنا مکان بنا کر بال بچوں سمیت مستقل رہائش کر لی۔ یکم اپریل ۱۹۹۱ء صبح ۳ بجے تہجد اور سحری کے وقت پندرہویں روزے چارپائی سے اٹھے۔ بجلی جلائی اور اچانک فرش پر گرے اور روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

آپ کلانور (انڈیا) کے ایک معزز خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کے والد منشی گلاب دین صاحب حضور کے رفیق تھے۔ ساری عمر نیکی اور تقویٰ سے گذاری۔ کوئی رشوت وغیرہ نہ لی۔ بلکہ متعدد لوگوں کے بے لوث کام کئے جو ریٹائرمنٹ کے بعد بھی ان کے گھر آ کر شکریہ ادا کرتے رہے۔ ان کی اولاد کو بھی اللہ تعالیٰ نے ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دی۔ شعر و شاعری سے بھی خاصہ شغف رکھتے تھے اور حضور امام جماعت الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو بھی اپنے شعر لکھا کرتے تھے جو حضور پسند فرما کر خوشنودی کا اظہار بذریعہ خط فرمایا کرتے تھے۔ مختلف رسالوں میں بھی ان کا کلام چھپتا رہا۔ ہر بیٹے کی شادی پر سہرا خود لکھا کرتے تھے اور خود ہی سناتے تھے جسے جملہ حاضرین خوب پسند کرتے تھے۔ حضرت امام جماعت الثالث اور حضور امام جماعت الرابع سے خط و کتابت بھی اور ذاتی تعلق بھی تھا۔ احمدیت سے عشق تھا اور دوسرے احباب سے باتوں باتوں میں احمدیت کی باتیں دلکش انداز میں کرتے تھے۔ جس سے مخاطب لطف اندوز ہوتا تھا۔ خاندان کے بزرگ تھے۔ ہر مطلوب کو نیک مشورہ دیتے تھے۔ اور ہر ایک کے کام میں پوری لگن سے سعی کرتے تھے۔ بہرحال مرنجاں مرنج شخصیت کے مالک تھے۔ خوش گوئی اور لطیفہ گوئی بھی ان کا خاصہ تھا۔

۱۹۱۶ء سے ۱۹۸۳ء تک کے تمام جلسہ سالانہ قادیان اور ربوہ میں ذوق و شوق سے شمولیت کرتے رہے۔ بظاہر تو ان کی وفات بابرکت تھی۔ یعنی رمضان کا مہینہ۔ نصف رمضان۔ تہجد اور سحری کا وقت۔ نہایت خوشگوار بادلوں کے سایے میں ان کی تدفین ماڈل ٹاؤن کے قبرستان میں ہوئی۔ کوئی لمبی اور پریشان کن بیماری نہ تھی۔ کسی سے خدمت نہ کرائی نہ ہی کسی

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منصوبہ اصلاح آب پاشی

پاکستان کا نہری نظام دنیا کا مثالی نہری نظام ہے جو دریائے سندھ اور اس کے معاون دریاؤں کی بدولت تقریباً ساٹھ ہزار میل لمبی نہروں اور لگ بھگ نواسی ہزار سرکاری کھالوں کے ذریعے ہزاروں میل دور فلک بوس پہاڑوں سے آنے والے پانی کو جدید سائنسی طریقوں سے اکٹھا کر کے ہمارے کھیتوں کی پیاس بجھانے میں مصروف عمل ہے۔

لیکن اس کے ساتھ ہی اس تلخ حقیقت کو بھی جھٹلایا نہیں جا سکتا کہ پاکستان کی فی ایکڑ پیداوار دنیا کے بہت سے ترقی یافتہ ممالک کے مقابلہ میں بہت کم ہے۔ جو ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے اور ہر محب وطن شہری کے لئے ایک کھلا چیلنج۔

چنانچہ اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ زرعی پیداوار میں اضافہ کے لئے ٹھوس منصوبہ بندی کی جائے اور موجودہ زرعی وسائل سے بہتر استفادہ کے ساتھ ساتھ مزید زرعی وسائل تلاش کئے جائیں تاکہ اس عظیم مملکت کو ہم صحیح معنوں میں ترقی یافتہ ممالک کی صف میں کھڑا کرنے کے سنہری خواب کو شرمندہ تعبیر کر سکیں۔ اس سلسلہ میں حکومت پاکستان نے منصوبہ اصلاح آب پاشی شروع کر رکھا ہے جو کہ زرعی ترقی میں سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔

منصوبہ اصلاح آب پاشی پنجاب کا قیام ۷۷-۱۹۷۶ء میں شروع کیا گیا۔ جو پہلے صرف سات تحصیلوں تک محدود رکھا گیا۔ لیکن بعد میں اس کی افادیت کے پیش نظر اب اس کو پورے صوبہ پنجاب تک وسیع کر دیا گیا ہے۔ کاشتکاروں کی مناسب راہنمائی اور اطلاع کے لئے محکمہ زراعت کی طرف سے مہیا کردہ معلومات پیش کی جاتی ہیں تاکہ ان سے ضرورت مند قارئین فائدہ اٹھا سکیں۔

ناہموار کھیتوں میں پانی کا ضیاع

ہمارے بیشتر کاشتکاروں کے کھیت ناہموار اور نامناسب سائز کے ہیں۔ کھیت کے بالائی حصوں پر فصل پانی کی قلت اور نشیبی حصوں سے پانی کی زیادتی کی وجہ سے متاثر ہوتی ہے۔ نشیبی حصوں والی فصل پانی کی زیادتی کے باعث ہوا کی ضروری مقدار سے محروم ہو کر مرجھانا شروع کر دیتی ہے کھیت کی نہ صرف پیداوار متاثر ہوتی ہے بلکہ فصلوں میں جمع شدہ پانی زمین کی بالائی سطح سے پودوں کے خوراکی عناصر کو اپنے ساتھ ملا کر زمین کے زیریں حصے میں دفن کرتا رہتا ہے۔ چنانچہ پودے ان عناصر سے محروم ہونا شروع ہو جاتے ہیں جو ان کی بقا اور احیا کے لئے ناگزیر ہیں یوں کھیت کی پیداوار بڑھنے کی بجائے کم ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ یہی وہ عوامل ہیں جو سیم اور تھور کو جنم دینے کا ایک اہم سبب ہیں۔

ہموار زمین سے حاصل ہونیوالے فوائد

۱۔ ہموار کھیت کے ہر حصے میں فصل کا مساوی اگاؤ اور افزائش۔

۲۔ کھیت کے ہر پودے کو پانی کی مساوی فراہمی۔

۳۔ فصلوں کو کھاد کی مساوی فراہمی اور تقسیم۔

۴۔ کیمیکل اور دیسی کھاد کے استعمال میں اضافہ ۳۵٪ اور ۱۵٪۔

۵۔ غیر ضروری وٹوں اور کھالوں کا خاتمہ ہو کر فصلوں کے لئے رقبہ میں دو تا پانچ فیصد اضافہ۔

۶۔ پانی کی بچت ۲۵ فیصد تک ممکن۔

۷۔ کثرت کاشت میں ۳۵ سے ۴۰ فیصد تک اضافہ۔

۸۔ فصلوں کی پیداوار میں ۲۰ سے ۳۵ فیصد اضافہ۔

۹۔ آب پاشی کے لئے وقت اور محنت میں ۲۵ فیصد کمی۔

۱۰۔ کچے نکہ جات کی تنصیب میں ۳۵ تا ۴۸ فیصد کمی۔

۱۱۔ سیم و تھور میں ۴۲ فیصد کمی۔

۱۲۔ زمین کی بردگی میں واضح کمی۔

۱۳۔ جدید زرعی مشینری کے استعمال میں سہولت۔

ایک کھال کی پختگی اور ہمواری زمین سے حاصل ہونے والے اہم فوائد

۱۔ موگہ کی استعداد کار میں اضافہ ۳۰ فیصد

۲۔ ایک ایکڑ کی آب پاشی میں پانی کی بچت ۲۴ فیصد۔

۳۔ قابل کاشت رقبہ میں اضافہ ۵ فیصد

۴۔ کثرت کاشت میں اضافہ ۱۴ فیصد۔

۵۔ فصلوں کی پیداوار میں اضافہ ۱۴ فیصد۔

۶۔ تھور پر کنٹرول ۵ فیصد

۷۔ پانی کی سالانہ بچت ۲۴۳ ایکڑ فٹ فی کھال۔

۸۔ مختلف فصلوں مثلاً گندم چاول اور گنے کی فصلوں پر کیمیکل فرٹیلائیزر کے استعمال میں بالترتیب اضافہ ۱۰، ۱۲ و ۳۳ فیصد۔

۹۔ فصلوں کی کاشت کے لئے مزدوروں کی طلب میں کمی ۳۵ فیصد

اس کے علاوہ

۱۔ نہری پانی کے سلسلہ میں ہونیوالے جھگڑوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

۲۔ زیادہ پانی استعمال کرنے والی فصلوں کی کاشت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

۳۔ کچے کھال میں ناجائز کٹ لگانا، کھال کے کناروں کو برباد کرنا اور کھال کو مویشیوں کی چراگاہ بنانا جیسے کاموں کا مکمل قلع قمع ہو جاتا ہے۔

اصلاح آبپاشی کے تحت کاشتکاروں کو دی جانے والی مراعات

۱۔ سرکاری کھالوں کی پختگی کے لئے متعلقہ کاشتکاروں کو تعمیراتی سامان یعنی سیمنٹ، اینٹیں، ریت اور پختہ نکہ جات اولاً مفت فراہم کیا جاتا ہے جسے کاشتکار اصلاح آب پاشی کے ماہرین کی زیر نگرانی اپنے خرچہ پر کھالوں کو پختہ بنانے میں صرف کرتے ہیں۔ اس کام کے لئے کاشتکاروں کی ایک کھال کمیٹی تشکیل دی جاتی ہے جو کھال کی پختہ تعمیر میں سیمنٹ اور ریت ایک اور تین کی نسبت سے لگانے کے علاوہ اے کلاس اینٹیں اور اعلیٰ قسم کی دریائی ریت استعمال کرنے کی پابند ہوتی ہے۔

۲۔ تعمیراتی سامان پر آنے والی لاگت کاشتکاروں سے موقع پر وصول نہیں کی جاتی بلکہ کاشتکاروں کی سہولت کے پیش نظر کھال کی تکمیل کے دو سال بعد اس لاگت کا صرف ایک چوتھائی حصہ واجب الوصول ہوتا ہے۔

۳۔ اگر زیر زمین پانی کھارا ہو یا ریتلی زمین میں سے گذرتا ہو تو کھال کی کل لمبائی کا ۳۰ فیصد تک پختہ کیا جا سکتا ہے۔

۴۔ ہموار زمین کے لئے کاشتکاروں کو فنی راہنمائی مفت فراہم کرنے کے علاوہ زرعی مشینری مثلاً سکریپر لینڈ پلینر، چیزل پلاؤ اور رجر وغیرہ آسان شرائط پر فراہم کی جاتی ہے۔

۵۔ ہموار زمین کے لئے لیزر ٹیکنالوجی کی سہولت بھی موجود ہے تاہم لیزر ٹیکنالوجی کے ذریعے ہموار زمین کے خواہش مند کاشتکار ان ضلعی سطح پر قائم شدہ اصلاح آب پاشی کے دفاتر سے رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔

۶۔ اصلاح آب پاشی کے تربیتی ادارہ واقع نیاز بیگ ملتان روڈ لاہور میں کاشتکاروں کو اصلاح آب پاشی کے جدید طریقوں سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ خواہش مند کاشتکاروں کو چاہیئے کہ اس سلسلہ میں ڈائریکٹر ٹریننگ اصلاح آب پاشی پروگرام ملتان روڈ نیاز بیگ لاہور سے رجوع کریں۔

۷۔ اصلاح آب پاشی کا فیلڈ عملہ کاشتکاروں کے اپنے کھیتوں پر نمائشی پلاٹ اور فارم بھی بناتا ہے۔ جہاں اصلاح آب پاشی کے جدید طریقے استعمال کر کے کاشتکاروں کو اصلاح آب پاشی پروگرام کی اہمیت اور افادیت سے آگاہ کیا جاتا ہے۔

(زراعت نامہ مارچ ۹۱ء)

بقیہ: صفحہ ۵ سے آگے

کو تکلیف دی بس چپ چاپ بلاوا آیا اور لبیک کہتے ہوئے مولا کی آغوش میں چلے گئے۔ مجھے ۳ بجے صبح فون آیا کہ کسی ڈاکٹر کو لے کر فوراً آؤ۔ میں دو تین ڈاکٹروں کے گھر گیا کوئی تیار نہ ہوا آخر ایک ڈاکٹر صاحب ساتھ چلے وہاں دیکھا کہ یہ صرف جسم ہی ہے روح تو پرواز کر گئی۔ ان کے جانے سے کلانور جو ایک تاریخی قصبہ تھا کی ساری داستانیں ختم ہو گئیں۔ رہے نام اللہ کا۔

بقیہ: صفحہ ۴ سے آگے

اپنے فضلوں سے نوازے۔ اُن کے جذبۂ خدمت خلق کو قبول کرے اور اپنی جناب سے اس خدمت کا بہترین اجر عطا کرے۔

"انسان کو یہی لازم ہے کہ آخرت پر نظر رکھ کر بُرے کاموں سے توبہ کرے۔" (حضرت بانی سلسلہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نونہالان جماعت

بچوں کا کالم

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ آپ کو نیک اور پاکیزہ لمبی عمر عطا فرمائے اور آپ صحیح معنوں میں احمدیت کے ستون ثابت ہوں۔

○ اچھا تو اب پہلے تقریر کی آخری قسط۔ اس قسط کے بعد ہم آپ سے کچھ سوال پوچھیں گے تاکہ آپ کے جواب سے پتہ چلے کہ آپ نے اس تقریر کو کتنی اچھی طرح پڑھا ہے۔

تقریر کی آخری قسط

نمونہ اخلاق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

اگر جنگیں نہ ہوتیں اور آپؐ کو بادشاہت نہ ملتی تو آپؐ کامل نمونہ کس طرح دکھاتے؟ اور انسانی اخلاق کے اس پہلو کو کس طرح دکھاتے؟ غرضیکہ جنگوں نے بھی آپؐ کے اخلاق کے ایک پہلو پر سے پردہ اٹھادیا۔ اور آپؐ کی صلح اور امن اور محبت نے آپؐ کے رحم کو ظاہر کیا۔ کیونکہ سچا رحم کرنے والا اور عفو کرنے والا وہی ہے جسے طاقت ملے اور وہ رحم کرے۔ اور سچا سخی وہی ہے جسے دولت ملے اور وہ اسے تقسیم کرے۔ آپؐ کو خدا تعالیٰ نے ظالم دشمنوں پر فتح دی اور آپؐ نے ان کو معاف کردیا۔ آپؐ کو اس نے بادشاہت دی اور آپؐ نے اس بادشاہت میں بھی غربت سے گذارہ کرکے اور سب مال حاجت مندوں میں تقسیم کرکے اس بات کو ثابت کر دیا کہ آپؐ غرباء کی خبر گیری کی تعلیم اس لئے نہیں دیتے تھے کہ آپؐ کے پاس کچھ تھا نہیں بلکہ آپؐ جو کچھ کہتے تھے اس پر عمل بھی کرتے تھے۔

وصال حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم

آپؐ نے زندگی کے ہر لمحے کو خدا کیلئے تکلیف اٹھانے میں صرف کیا۔ گویا آپؐ روز ہی خدا کے لئے مارے جاتے تھے۔ ۶۳ سال کی عمر میں آپؐ نے وفات پائی۔ اور بیماری کی حالت میں بھی آپؐ کو یہی خیال تھا کہ کہیں لوگ میرے بعد شرک نہ کرنے لگیں چنانچہ بیماریٔ موت میں آپؐ بار بار گھبرا گھبرا کر فرماتے تھے کہ خدا برا کرے ان لوگوں کا جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو عبادت کی جگہ بنا لیا ہے۔ یعنی اپنے نبیوں کو الوہیت کی صفات دے کر ان سے دعائیں وغیرہ مانگتے ہیں۔ جس سے آپؐ کا مطلب یہ تھا کہ مسلمان ایسا نہ کریں۔ اسی طرح شرک کی تردید کرتے ہوئے آپؐ اپنے پیدا کرنے والے سے جاملے اور باوجود اس کے لوگ کہتے ہیں کہ مسلمان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پرستش کرتے ہیں۔ سب سے زیادہ شرک مٹانے والے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ انہوں نے اپنی سب عمر اسی کام میں خرچ کی ہے۔ اور دنیا میں جو خیالات توحید کے نظر آتے ہیں وہ سب ان کی اور ان کے متبعین کی ہی کوششوں کا نتیجہ ہے۔

○ عزیزہ ساجدہ پروین بنت مکرم صوبیدار فتح محمد صاحب نے لکھا ہے کہ "میرے صرف تین بھائی ہیں اور تینوں کی زندگی وقف ہے۔ اس لئے میری آپ سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ میرے والدین کی یہ آرزو پوری ہو کہ ان کے بیٹے نیک ہوں اور مربی بنیں، میرا چھوٹا بھائی چوتھی جماعت میں پڑھتا ہے اور ہر دفعہ اوّل پوزیشن حاصل کرتا ہے۔ خدا کرے کہ ہم سب نیک بنیں اور والدین کی فرمانبرداری کریں اور اُن کی پوری طرح عزت کریں۔

○ عزیز نوید احمد شاہد نے لکھا ہے کہ دنیا کیا ہے اور کیوں ہے؟ اس موضوع پر عزیز نے کسی کے خیالات کا خلاصہ پیش کیا ہے جو اچھی طرح سمجھ نہیں آتا۔ دراصل آپ سب کو ایسی باتیں لکھنی چاہئیں اور لکھنی چاہئیں جو آپ کے اپنے معیار کی ہوں۔ بڑوں جیسی باتیں کرنے لگیں گے تو آپ کو بھی پوری طرح سمجھ نہیں آئیں گی اور دوسرے بھی آپ کی بات سمجھ نہیں سکیں گے۔

○ عزیز نوید احمد، آپ نے جو رقم توسیع الفضل کے لئے دی تھی اس کی رسید اسی دن کاٹ دی گئی تھی۔ آپ نے گھر پر آکر رقم دی تھی۔ اس لئے گھر آکر ہی اس کی رسید وصول کر لیں۔ میں اسی دن سے آپ کا انتظار کر رہا ہوں۔

○ عزیز ساجد محمود سیالکوٹ کی ایک نظم کے کچھ شعر سنیئے:-

تو بخش مجھکو علم جو دیں کا ستون ہے
مجھکو الٰہی تیری جھلک کا جنون ہے
سر کو جھکا دیا ہے ہمیشہ کے واسطے
رحمت سے اپنی مجھکو بتادے وہ راستے

○ مکرمہ زاہدہ خانم صاحبہ اہلیہ بشارت الرحمٰن صاحب نے اپنے بیٹے کے حفظِ قرآن کے موقع کی وڈیو کی تفصیل بھیجی ہے۔ یہ دراصل اس واقعہ کی رپورٹنگ ہے۔ بہت سے دوستوں نے ایسے مواقع کی وڈیو بنائی ہیں۔ اس لئے اس کی تفصیل کی اشاعت ضروری نہیں۔ البتہ یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ اس تقریب میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پوتے ہیں بھی شامل ہوئے جن کے ساتھ متعدد گروپ فوٹو لئے گئے یہ ایک نہایت یادگار بات ہے۔

بچے کا نام قدرت اللہ ہے اور اس کا بھائی جاوید الرحمٰن بھی حافظ کلاس میں داخل ہے۔ اللہ تعالیٰ اس تقریب کو بھی بابرکت کرے اور عزیز جاوید الرحمٰن کو بھی جلد پورا پورا حافظ بننے کی توفیق دے۔

○ پیارے بچو! معلوم ہوتا ہے آجکل آپ کچھ زیادہ ہی مصروف ہو گئے ہیں۔

اچھا۔ خدا حافظ

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا:- مکرم شیخ عبدالرشید صاحب راولپنڈی کے بیٹے عزیز عطاء العلی کا گذشتہ سال ران میں ٹیومر کا اپریشن ہوا تھا۔ اس جگہ دوبارہ ٹیومر پیدا ہو گیا ہے۔ جس کا اپریشن جلد متوقع ہے۔

احباب ان کی کامل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کریں۔

سانحۂ ارتحال: محترم چوہدری جان محمد صاحب آف ننر قپور خورد ۱۴؍ مارچ ۹۱ء کو اچانک اسلام آباد میں وفات پا گئے۔ ۱۵؍ مارچ کو مقامی مربی صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور احمدیہ قبرستان اسلام آباد میں تدفین ہوئی آپ کی عمر قریباً ۷۰ سال تھی۔

احباب ان کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔

تقریب شادی: ڈاکٹر حافظ فضل الرحمان بشیر ابن مکرم بشیر احمد صاحب شمس دارالرحمت وسطی ربوہ کی شادی ہمراہ عزیزہ منصورہ فرحت بنت ملک غلام مصطفےٰ صاحب آف سعد اللہ پور ضلع گجرات مورخہ ۲۱؍ اپریل ۱۹۹۱ء کو انجام پائی۔

۲۲؍ اپریل کو دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی۔ تقریب کے اختتام پر مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب نے دعا کروائی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا باعث بنائے۔

اعلان گمشدگی: ایک عدد طلائی کانٹا محلہ دارالیمن سے گولبازار جاتے ہوئے مورخہ ۴؍ مئی ۹۱ء کو گر گیا ہے۔ اگر کسی دوست کو ملا ہو تو دفتر الفضل میں پہنچا کر مشکور ہوں۔

محمد اکرم محلہ دارالنصر وسطی

○ ــــــــــ ۔ مورخہ ۲؍ مئی ۹۱ء کو صبح ۱۰ اور ۱۱ بجے کے دوران بازار میں مبلغ -/۵۰۰ روپے گر گئے ہیں۔ جسے ملے ہوں وہ دفتر صدر عمومی میں پہنچا دیں۔

محمد ماجد اقبال کارکن دفتر وصیت

○ مورخہ ۵؍ مئی کو محلہ دارالرحمت وسطی سے براستہ فیکٹری ایریا ریلوے پھاٹک گولبازار جاتے ہوئے پانچ سو روپیہ کا نوٹ گر گیا ہے۔ جس صاحب کو ملے وہ دفتر صدر عمومی میں پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

شیخ عبدالعزیز دارالرحمت وسطی ربوہ

بقیہ: صـ۱ سے آگے

جائیں تو کلاسوں میں یہ بچے بدتمیزی کے مظاہرے کرتے، شور ڈالتے، ایک دوسرے کو تکلیفیں پہنچاتے اور اساتذہ کے لئے ہمیشہ سردردی بنے رہتے ہیں۔ یہی بچے جب اطفال الاحمدیہ کے سپرد ہوں یا لجنات کے سپرد بچیوں کے طور پر ہوں تو وہاں ایک مصیبت کھڑی کر دیتے ہیں۔ ان بچوں کی تربیت کرنا بڑا مشکل کام ہے اور ہم نے جو تربیت کے بڑے بڑے کام کرنے ہیں وہ ہو ہی نہیں سکتے اگر ابتدائی طور پر یہ مادہ تیار نہ ہو۔ مادہ تیار ہو تو پھر اس کے اوپر جتنا کام آپ کرنا چاہیں جتنا اس کو سجانا چاہیں اتنا اس کو سجا سکتے ہیں لیکن وہ مٹی ہی نرم نہ ہو اور اس کے اندر ڈھلنے کی طاقت نہ ہو تو پھر کیسا بڑا صناع ہی کیوں نہ ہو وہ اس مٹی کو خوبصورت شکلوں میں تبدیل نہیں کر سکتا پس اس پہلو سے نرم کلامی، ادب و احترام کے ساتھ ایک دوسرے سے سلوک کرنا یہ بہت ہی ضروری ہے"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۴؍ نومبر ۱۹۸۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کفالت یکصد یتامیٰ

جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے تین صد روپے ماہوار سے سات صد روپے تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہِ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔ اگر رقم مقامی جماعت میں ادا کریں۔ تو اس کی اطلاع ذیل کے پتہ پر بھی بھجوا دیں۔

نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضور انور نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطاء فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس "مد" "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء رقم جمع کرانا چاہتے ہیں۔

سیکرٹری یتامیٰ کمیٹی دارالضیافت۔ ربوہ

تبدیلی پتہ

لیشفین ہومیو پیتھک میڈیکل سنٹر کراچی

مکرم ڈاکٹر شیخ شریف احمد صاحب کا مذکورہ بالا ہومیو کلینک اب A-22 بلاک نمبر ۹ دستگیر سوسائٹی فیڈرل 'بی' ایریا کراچی کے پتہ پر منتقل ہو گیا ہے نیا فون نمبر ۶۸۱۸۹۵ ہے۔

چالو پٹرول پمپ برائے فروخت

ایک چالو پٹرول پمپ واقع سرگودھا کانڈیوال روڈ۔ چک نمبر ۳۷ جنوبی سرگودھا۔ فوری فروخت کرنا مقصود ہے۔ فوری رابطہ کریں۔

رابطہ: محمد اکرم بھٹی
چک نمبر ۳۷ جنوبی سرگودھا

لاہور میں لیزر پرنٹر پر اردو خط نستعلیق اور نسخ میں کمپوزنگ کرنے والا سب سے پرانا ادارہ

آپ کا اپنا

سلور لنک کمپوزنگ سنٹر

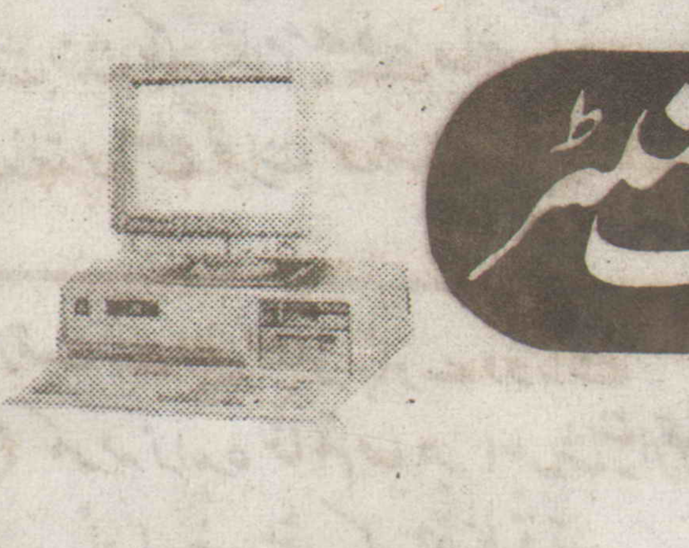

کتب، میگزین، رسالہ جات و دیگر مسودات کی اردو اور انگلش کمپیوٹرائز کمپوزنگ بارعایت اور اعلیٰ کوالٹی میں نیز وزیٹنگ کارڈ، لیٹر ہیڈ اور ہر قسم کی پرنٹنگ کے لئے تشریف لائیں۔

کمپیوٹر پروگرامنگ کی کلاسز صبح و شام

پابندیٔ وقت ہمارا نصب العین

رضیہ منزل نمبر ۲ رائل پارک لاہور فون نمبر ۸۶۹۸۸۷

Concept Advertisers

صاحب اولاد

اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کوئی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں۔

۔ چھوٹا قد کورس	۱۰۰/-	DWARFISHNESS COURSE
۔ بول بستری کورس	۳۵/-	BED URINE COURSE
۔ مٹی چھوڑ کورس	۲۰/-	MITTI CHHOURE COURSE
۔ بے بی گروتھ کورس	۳۰/-	BABY GROWTH COURSE
۔ سوکھا پن کورس	۵۰/-	MARASMAS COURSE
۔ بے بی ٹانک	۱۰/-	BABY TONIC
۔ آہستہ دانت نکالنا کیور	۲۰/-	SLOW DENTITION CURE
۔ بے ترتیب دانت کیور	۲۰/-	IRREGULAR TEETH CURE

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹوں کے لئے معقول کمیشن

تین صد روپے یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی

کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون: ۶۰۶، ۷۷۱

ملکی خبریں

○ پاکستان نے بھارتی فوج کی طرف سے مقبوضہ کشمیر کے ضلع کپواڑہ میں ۸۰ سے زائد کشمیری نوجوانوں کو شہید کرنے کی شدید مذمت کی ہے۔ وزارت خارجہ کے ترجمان نے بھارت کے اس الزام کو مسترد کر دیا ہے۔ کہ یہ نوجوان آزاد کشمیر سے فوجی تربیت حاصل کر کے کنٹرول لائن عبور کر رہے تھے۔

○ وزیر اعلیٰ سندھ نے کہا ہے کہ وہ قومی اسمبلی کے اراکین پر مشتمل آئی جے آئی اور پی ڈی اے تحقیقاتی کمیٹی کو سندھ کے معاملات میں مداخلت کی اجازت نہیں دیں گے۔ وہ محض ایک شکایت کنندہ کے طور پر اس کمیٹی کا استقبال کریں گے۔

○ قائد حزب اختلاف بے نظیر بھٹو صاحبہ نے سندھ حکومت کو برطرف کر کے نگران حکومت قائم کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے مجوزہ شریعت بل کی بھی مخالفت کی۔

○ حکومت نے شریعت بل کے سلسلہ میں دینی جماعتوں کے آٹھ نکات میں سے دو نکات تسلیم کر لئے ہیں تاہم حکومت وفاقی شرعی عدالت کے اختیارات کم کرنے اور معیشت سے فوری طور پر سود ختم نہ کرنے کے موقف سے دستبردار نہیں ہوئی۔

○ قومی فضائی کمپنی پی آئی اے کو جسے ۵۵ کروڑ روپے منافع کی توقع تھی خلیجی جنگ کے باعث ۴۲ کروڑ روپے کا خسارہ ہوا ہے۔

○ ایک امریکی ادارے۔ یو۔ ایس۔ ایڈ کے سروے کے مطابق پاکستان میں گذشتہ چھ ماہ کے دوران مہنگائی کی شرح میں ۴۰ فیصد اضافہ ہوا ہے اور عوام کی قوت خرید میں زبردست کمی ہو گئی ہے۔

○ صوبہ سرحد کی حکومت نے پشاور شہر کی بلدیہ کو بحال کر کے اگلے روز پھر معطل کر دیا ہے معلوم ہوا ہے کہ عوامی نیشنل پارٹی اور مسلم لیگ میں اختلافات کی وجہ سے شہر کی بلدیہ کھلونا بن کر رہ گئی ہے۔

○ شیخوپورہ کے قریب ایک ٹیکسٹائل ملز کے کیشئر کو جان سے مارنے کی دھمکی دے کر پانچ مسلح ڈاکو دن دیہاڑے چار لاکھ روپے چھین کر فرار ہو گئے۔

○ آل پاکستان کلرکس ایسوسی ایشن کی اپیل پر ملک بھر میں کلرکوں کی ہڑتال ہوئی جلوس نکالے گئے۔ اور احتجاجی جلسوں کا انعقاد کیا گیا۔

غیر ملکی خبریں

○ اطلاع مظہر ہے کہ امریکی دارالحکومت واشنگٹن میں ہنگاموں کے بعد کرفیو لگا دیا گیا۔ سینکڑوں مظاہرین نے کاروں اور بسوں کو آگ لگا دی۔ دکانوں کو لوٹ لیا۔ کئی افراد زخمی ہو گئے اور ۸ افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔

○ بنگلہ دیش میں سیلاب کی تباہ کاریوں سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد ۵ لاکھ تک پہنچنے کا خدشہ پیدا ہو گیا ہے۔ شدید بدبو کے باعث گورکنوں نے لاشیں دفنانے سے انکار کر دیا ہے۔ اور ابھی تک ہزاروں لاشیں بکھری پڑی ہیں۔

○ آزاد کشمیر میں واقع آٹھ مقام کے بعد وادی لیپہ میں بھی بھارتی افواج کی بلا اشتعال فائرنگ شروع ہو گئی ہے۔

○ روسی صدر گورباچوف نے کہا ہے کہ اپنے موجودہ بحران کے باوجود روس کی سپر طاقت ہونے کی حیثیت ختم نہیں ہو گی۔ انہوں نے کہا کہ ہم سب کو اس حقیقت کے احساس کے ساتھ آگے بڑھنا چاہیئے کہ روس کا وجود ہے۔ اور وہ اسی طرح چلتا رہے گا۔

○ روسی ریاست آرمینیا کی پارلیمنٹ کے چیئرمین نے الزام لگایا ہے کہ روسی فوج نے ٹینکوں اور ہیلی کاپٹروں کے ساتھ آرمینیا پر چڑھائی کر دی ہے۔

○ روسی وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ آرمینیا اور آذربائیجان کے انتہا پسندوں سے سختی سے نپٹا جائے گا۔

○ کویت امریکہ سے ۵ ارب ڈالر کا اسلحہ خریدے گا۔

○ امریکی وزیر خارجہ جیمز بیکر نے کہا ہے کہ وہ امن کانفرنس کے معاملے کو طے کرنے کے لئے ایک بار پھر مشرق وسطیٰ کا دورہ کریں گے۔

○ امریکی خلائی شٹل ڈسکوری جس میں سات خلاباز سوار تھے۔ خلاء میں اپنے آٹھ روزہ کامیاب مشن کے بعد کینیڈی سپیس سنٹر پر اتر گئی۔

○ بھارت نے امدادی کارروائیوں کے لئے بنگلہ دیش کو دو ٹرانسپورٹ طیارے مہیا کر دیئے ہیں۔ اسی طرح ایران، قطر فرانس اور دیگر کئی ممالک نے بھی امداد کا اعلان کیا ہے۔